سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲ مارچ بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ضعف کی تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میرے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہو تو میری اغراض و مقاصد کو پورا کرو

وہ یہی ہیں کہ خدا کے حضور اپنا اخلاص اور وفاداری دکھاؤ اور قرآن شریف کی تعلیم پر عمل کرو

"یاد رکھو ہماری جماعت اس بات کے لئے نہیں ہے جیسے عام دنیا دار زندگی بسر کرتے ہیں نرا زبان سے کہہ دیا کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں اور عمل کی ضرورت نہ سمجھی جیسے بدقسمتی سے مسلمانوں کا حال ہے کہ پوچھو تم مسلمان ہو؟ تو کہتے ہیں شکر الحمد للہ مگر نماز نہیں پڑھتے اور شعائر اللہ کی حرمت نہیں کرتے۔ پس میں تم سے یہ نہیں چاہتا کہ صرف زبان سے ہی اقرار کرو اور عمل سے کچھ نہ دکھاؤ یہ نکمی حالت ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا اور دنیا کی اس حالت نے ہی تقاضا کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہے۔ پس اب اگر کوئی میرے ساتھ تعلق رکھ کر بھی اپنی حالت کی اصلاح نہیں کرتا اور عملی قوتوں کو ترقی نہیں دیتا بلکہ زبانی اقرار ہی کو کافی سمجھتا ہے وہ گویا اپنے عمل سے میری عدم ضرورت پر زور دیتا ہے۔ پھر تم اگر اپنے عمل سے ثابت کرنا چاہتے ہو کہ میرا آنا بے سود ہے تو پھر میرے ساتھ تعلق کرنے کے کیا معنے ہیں؟ میرے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہو تو میری اغراض و مقاصد کو پورا کرو اور وہ یہی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور اپنا اخلاص اور وفاداری دکھاؤ اور قرآن شریف کی تعلیم پر اسی طرح عمل کرو جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کرکے دکھایا اور صحابہؓ نے کیا۔ قرآن شریف کے صحیح منشاء کو معلوم کرو اور اس پر عمل کرو۔ خدا تعالیٰ کے حضور اتنی ہی بات کافی نہیں ہو سکتی کہ زبان سے اقرار کر لیا اور عمل میں کوئی روشنی اور سرگرمی نہ پائی جاوے۔ یاد رکھو کہ وہ جماعت جو خدا تعالیٰ قائم کرنی چاہتا ہے وہ عمل کے بدول زندہ نہیں رہ سکتی۔ یہ وہ عظیم الشان جماعت ہے جس کی تیاری حضرت آدمؑ کے وقت سے شروع ہوئی۔ کوئی نبی دنیا میں نہیں آیا جس نے اس دعوت کی خبر نہ دی ہو۔ پس اس کی قدر کرو اور اس کی قدر یہی ہے کہ اپنے عمل سے ثابت کرکے دکھاؤ کہ اہل حق کا گروہ تم ہی ہو۔"

(الحکم ۳۱ اگست ۱۹۰۲ء)

محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲ مارچ۔ محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی طبیعت کل بہت زیادہ ناساز رہی۔ تمام دن کمزوری، غنودگی اور بے چینی کی حالت میں گزرا۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم شاہ صاحب موصوف کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کی توجہ کیلئے

جملہ جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کے امراء صاحبان، پریذیڈنٹ صاحبان و سیکرٹریان مال کا ایک اجلاس مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۶۳ء بروز اتوار بوقت ۱۰ بجے صبح جامعہ احمدیہ شہر سیالکوٹ میں منعقد ہوگا۔ اجلاس میں بعض اہم تربیتی امور پر غور کیا جائیگا۔ لہٰذا جملہ امراء و صدر صاحبان بمعہ سیکرٹریان مال کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس اجلاس میں ضرور شریک ہوں۔

امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ

سوئٹزرلینڈ کے احمدیہ مشن میں عیدالفطر کی تقریب

نومسلم احمدیوں کے علاوہ مختلف ممالک کے مسلمانوں کی شرکت

زیورک (بذریعہ تار) مبلغ سوئٹزرلینڈ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ زیورک سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ یکم شوال ۱۳۸۲ھ مطابق ۲۶ فروری ۱۹۶۳ء احمدیہ مشن سوئٹزرلینڈ میں عیدالفطر کی تقریب پورے اہتمام اور کامیابی کے ساتھ منائی گئی۔ نماز عید میں سوئٹزرلینڈ کے نومسلم احمدی احباب کے علاوہ آٹھ ملکوں کے مسلمان احباب نے بھی شرکت کی۔ مہمانوں کی کثرت کے باعث مشن ہاؤس کے کمرے اور برآمدے وغیرہ سب ان سے پُر تھے۔ مہمانوں نے اس امر پر بہت جذبات تشکر کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ زیورک میں مسجد تعمیر کر رہی ہے۔ نیز انہوں نے بتایا کہ وہ زیر تعمیر مسجد کی تکمیل کے بعد اشتیاق منتظر ہیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳ مارچ ۶۳ء

قتل مرتد کا مسئلہ فیج اعوج کے علمائے سوء کی ایجاد ہے

چند روز ہوئے ہم نے ایشیا میں ایک شائع شدہ مضمون کا جو "قتل مرتد" کے مسئلہ کے تعلق میں تھا مختصر جائزہ لیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس زمانہ میں اس غلط مسئلہ کو اچھالنا حالانکہ اس کی کوئی بنیاد نہیں دشمنان اسلام کے ہاتھ میں خود ہی ایک ایسا ہتھیار دینا ہے جس کو وہ استعمال کر کے اسلام کے خلاف مہلک پراپیگنڈہ کر سکتے ہیں۔ چنانچہ پادریوں اور متعصب مستشرقین نے اسلام پر کیچڑ اچھالنے میں اس غلط مسئلہ سے فائدہ اٹھانے کی پوری کوشش کی ہے۔

یہ مسئلہ در اصل فیج اعوج کے درباری علماء کا گھڑا ہوا ہے جنہوں نے اپنے ممدوح حکمرانوں کی بدعنوانیوں کے جواز کے لئے اس قسم کے مسائل بنائے اور ان کے ثبوت کے لئے قرآن کریم سے تو ان کو کوئی مدد نہ ملی البتہ احادیث کے نا تمام فقروں اور صحابہ کرام کے کتر بیونت کئے ہوئے آثار اور آئمہ کے متن سے علیحدہ کئے ہوئے چند اقوال ہاتھ آ گئے اور انہی کو بڑھا چڑھا کر اپنی مطلب براری کرتے رہے۔ اکثر یہ درباری اہل علم حضرات اپنے حریفوں کو اپنے ممدوح حکمرانوں سے اسی طرح سزائیں دلوانے کی کوشش کرتے رہے۔ چنانچہ ایسے علمائے حق کے خون سے اسلام کی تاریخ لالہ زار بنی ہوئی ہے یہی غلط مسئلہ ہے جسے حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ اور حضرت احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کے خلاف استعمال کیا گیا۔ اور ان کو سزائیں دلوائی گئیں حقیقت یہ ہے کہ درباری اہل علم حضرات نے شاید ہی کسی اہل حق کو اس مسئلہ کی زد سے محفوظ رہنے دیا ہو۔ خود ہمارے زمانے میں بھی اس مسئلہ کو علمائے سوء نے علمائے حق کے خلاف استعمال کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اور کتنے ہی معصوم انسانوں کی گردنیں آج بھی "کافر۔ مرتد واجب القتل" کے تین دھارا کھنڈوں کے نیچے ہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ان جابر قسم کے اہل علم حضرات کے ہاتھ اللہ تعالیٰ نے باندھ رکھے ہیں ورنہ یہاں بھی لوگوں کو افغانستان کے سے وحشیانہ نظارے دیکھنے پڑتے۔

مودودی ایسے لوگ جو اس مسئلہ کو آجکل اچھالنے کی کوشش کرتے ہیں یہ دھوکا دیتے ہیں جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے چند نا تمام احادیث اور بزرگوں کے ٹوٹے پھوٹے ٹکڑے لیکر اس کا جواز نکالتے ہیں اور سر راولی کی مثالیں لیکر ان سے غلط نتائج نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک سب سے بڑا فریب جو یہ لوگ دیتے ہیں وہ یہ ہے کہ جہاں کسی مرتد کو کسی دوسرے جرم کی سزا ملتی ہے اس جرم کو تو نظر انداز کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ نفس ارتداد کی سزا تھی۔ مثلاً جو احادیث پیش کی جاتی ہیں ان کی وہ روائتیں لی جاتی ہیں جن میں اصل جرم کا ذکر کسی وجہ سے رہ گیا ہوتا ہے اور اسی قسم کی دوسری احادیث جن کے ساتھ اصل جرم کا بھی ذکر ہوتا ہے ان کو چھوڑ دیا جاتا ہے اس کی ایک مثال ملاحظہ ہو۔

مودودی صاحب نے اپنے نظریہ کے ثبوت کے لئے حضرت عائشہ صدیقہ کی مندرجہ ذیل روائت پیش کی ہے:۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل دم امرء مسلم الا رجل زنی بعد احصانہ او کفر بعد اسلامہ والنفس بالنفس (نسائی باب ذکر ما یحل بہ دم المسلم)

پوری حدیث اس طرح ہے:۔

عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل دم امرئ مسلم الا باحدی ثلث خصال زان محصن یرجم او رجل قتل رجلا متعمداً فیقتل او رجل یخرج من الاسلام فیحارب اللہ عزوجل و رسولہ فیقتل او یصلب او ینفی من الارض۔ (نسائی کتاب المحاربۃ)

دھوکا یہ دیا جاتا ہے کہ "یحارب اللہ و رسولہ" کے الفاظ ترک کر دئے جاتے ہیں۔ کیونکہ اصل جرم یہی ہے جس کی سزا دی جاتی ہے۔ چنانچہ ہم نے اپنے ایک گذشتہ اداریہ میں اس طرف اشارہ کیا تھا۔ آئمہ اور دوسرے بزرگوں کے جو اقوال نقل کئے جاتے ہیں ان میں بھی یہی صنعت گری کی جاتی ہے۔ چنانچہ ہم نے مندرجہ اداریہ الفضل ۱۲ جنوری میں رسالہ ایشیا کے مضمون نگار کے جواب میں اس کا حوالہ دے کر جو کچھ لکھا تھا مع حوالہ کے ذیل میں نقل کرتے ہیں:۔

"صاحب مضمون لکھتا ہے:۔

"مرتد کے قتل کئے جانے پر تمام اہل علم متفق ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمان غنیؓ حضرت علیؓ حضرت معاذؓ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت خالدؓ جیسے کبار صحابہ قتل مرتد پر متفق ہیں اور کسی صحابی رسولؐ کے انکار نہ کرنے کی وجہ سے اسے اجماع کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے"۔ (ایشیا ۹ دسمبر ۱۹۶۲ء صفحہ ۶)

یہ سراسر جھوٹ اور ان پاک لوگوں پر اتہام ہے ایک واقعہ بھی ایسا نہیں پیش کیا جا سکتا جس میں مجرد ارتداد کی سزا ان بزرگوں نے قتل قرار دی ہو"۔

ایک شخص عکرمہ کی روائت سے قتل مرتد کے جواز میں یہ حدیث بھی پیش کی جاتی ہے کہ من بدل دینہ فاقتلوہ۔ ہم نے اس حدیث کے متعلق جو لکھا تھا ایشیا کے مضمون نگار کے حوالے کے ساتھ اپنے اداریہ سے یہاں نقل کرتے ہیں:۔

"مضمون نگار لکھتا ہے کہ:۔

"حضرت عکرمہؓ سے منقول ہے کہ حضرت علیؓ کے پاس زندیق گرفتار کر کے لائے گئے حضرت علیؓ نے ان کو جلوا دیا۔ یہ بات حضرت ابن عباسؓ تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا "اگر میں ہوتا تو حضور کی ممانعت کی وجہ سے جلانے سے پرہیز کرتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے قتل کا حکم دیئے جانے کی وجہ سے انہیں قتل کر دیتا"۔

"من بدل دینہ فاقتلوہ"

جو شخص اپنے دین کو بدل دے اسے قتل کر دو۔

امام ابو داؤد نے بھی اپنی سنن میں اس واقعہ کو نقل کیا ہے"۔ (ایشیا ۹ دسمبر ۱۹۶۲ء)

یہاں یہ دھوکا دیا جاتا ہے کہ یہ حضرت عکرمہؓ وہی ہے جو ابو جہل کا بیٹا تھا اور جو فتح مکہ کے بعد مسلمان ہو گیا تھا اور جہاد کرتے ہوئے فوت ہو گیا تھا۔ حالانکہ یہ عکرمہ اور ہے اور اس کا واقعہ یہ ہے کہ اسی روایت کے متعلق حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ نے اس کو باندھ کر مارا تھا کہ اس نے حضرت علیؓ پر تہمت باندھی ہے۔ کیا عقل مان سکتی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ حضرت علیؓ سے دین کا زیادہ علم رکھتے تھے حضرت علیؓ وہ ہیں جن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انا مدینۃ العلم وعلی بابھا۔ عکرمہ جیسے راوی کی روایت پر قتل مرتد کے جواز کا انحصار رکھنا ایسے اہل علم حضرات کی جہالت کا ثبوت نہیں تو اور کیا ہے"۔

الغرض قتل مرتد کا مسئلہ قطعاً اسلامی مسئلہ نہیں ہے۔ نہ قرآن کریم نہ احادیث اور نہ اقوال آئمہ اس کی تائید کرتے ہیں یہ مسئلہ یقیناً باہر سے اسلام میں داخل کیا گیا ہے اور درباری اہل علم حضرات نے علمائے حق کی عداوت کے لئے اس کو اچھالنے کی کوشش کی ہے اور ہمارے زمانے کے مولویوں نے نادانی سے اس کو اسلام کا مسئلہ سمجھ لیا ہے۔ جو لوگ دلائل سے لاچار ہو جاتے ہیں وہ اپنے مریضوں کو ختم کرنے کے لئے اس کو استعمال کرتے ہیں۔ تاہم اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اب اس نے گنجے کو ناخنوں سے محروم کر کے اس ناحق خون آشامی سے انہیں روک دیا ہوا ہے۔ اور انشاء اللہ اب قیامت تک اسلام کے چہرے سے یہ داغ دھل گیا ہے۔ جماعت احمدیہ نے خدا کے فضل سے متعصب مستشرقین کے پراپیگنڈہ کا بھی ایک بڑی حد تک انسداد کر دیا ہے اور اب تمام دنیا میں اسلام ایک سلامتی اور امن کے دین کی نمایاں حیثیت سے رونما ہو رہا ہے +

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

دردِ حیات کی کسک دل سے مرے نکال دی

مستی عجیب ساقیا جام میں تو نے ڈال دی
دردِ حیات کی کسک دل سے مرے نکال دی

گل نے رگِ جگر میں کی ناز سے جس کی پرورش
بادِ سحر نے وہ شمیم چاروں طرف اچھال دی

دیدۂ خونفشاں پہ ہے چھٹکی ہنسی کی چاندنی
تیغِ نگاہ ناز کے زخم کی کیا مثال دی!

آنکھ مری چھلک پڑی گل کا مآل دیکھ کر
مار کے ایک قہقہا کلیوں نے بات ٹال دی

مرحبا! مؤذنِ مسجد ربوہ مرحبا!
جس نے فضا کو گرمئ ولولۂ بلال دی

(تنویر)

غانا (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

سیرت النبی اور پیشوایان مذاہب کے جلسے۔ کالجوں اور سکولوں میں تقاریر۔ تقسیم لٹریچر

اشاعت اخبار۔ انفرادی ملاقاتیں۔ بیک صد اکیس افراد کا قبول حق

(۲)

مرتبہ۔ مکرم عطاء اللہ صاحب کلیم انچارج مبلغ غانا بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

ٹیچرز ٹریننگ کالجز اور سیکنڈری سکولز میں تقاریر

عام تبلیغی جلسوں میں عموماً عوام تک پیغام حق پہنچانے کا موقعہ ملتا ہے۔ کالجوں اور سکولز کے طلبہ اور طالبات اور ان کے اساتذہ اور پروفیسران کو ان تبلیغی جلسوں میں شامل ہونے کا موقعہ نہیں ملتا۔ اس لئے خاکسار نے مختلف کالجز کے پروفیسروں اور سکولز کے ہیڈ ماسٹروں سے رابطہ پیدا کرکے تعلیم یافتہ افراد تک اسلام کی تعلیم پیش کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل کالجوں اور سیکنڈری سکولز میں تقاریر کا موقعہ ملا۔

۱۔ PEKI ٹیچرز ٹریننگ کالج میں پرنسپل کی زیر صدارت تمام ممبران سٹاف طلباء و طالبات کے سامنے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بائیبل میں" کے موضوع پر تقریر کے بعد متعدد سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ نیز دو کتابچے "محمد بائیبل میں" اور "آنحضرت کی سیرت و تعلیم پر ایک نظر" اور اخبار The Guidance کی کاپیاں تقسیم کی گئیں۔

۲۔ Winneba ٹیچرز ٹریننگ کالج میں پرنسپل کی زیر صدارت ممبران سٹاف یوروپین و افریقن اور طلباء و طالبات کے سامنے "مسیح قرآن میں" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور سٹاف و طلباء و طالبات کے سوالات کے جواب دیئے۔ اختتام تقریر پر یہاں بھی "آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت و تعلیم پر ایک نظر" کتابچہ تقسیم کیا گیا۔ پرنسپل کالج کے گھر ایک عشائیہ کی تقریب پر مختلف اسلامی مسائل پر گفتگو ہوئی۔

۳۔ Achimota کالج اس ملک کا قدیم ادارہ ہے۔ اور ملک کے تمام لیڈر اسی کالج کے فارغ التحصیل ہیں عموماً اس کا ہیڈ یوروپین رہا ہے افریقن کو نگرانی سپرد کرنے کے لئے حکومت نے امریکہ میں اپنے سفیر کو اسی غرض کے لئے بلا کر اس کا ہیڈ مقرر کیا۔ اس کالج کے ایف اے کے طلباء و طالبات میں خاکسار نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت و تعلیم" پر تقریر کی۔ تقریر کے بعد سوالات کے جوابات دینے شروع کئے۔ خاکسار سے یہ خواہش کی گئی کہ ایک دن پھر صرف سوالوں کے جوابات کے لئے ہی آویں۔ چنانچہ دو ہفتہ کے بعد مقررہ تاریخ پر خاکسار دوبارہ گیا اور ڈیڑھ دو گھنٹہ سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ ان طلباء و طالبات میں بھی "آنحضرت کی سیرت و تعلیم پر ایک نظر" کتابچہ تقسیم کیا گیا۔

۴۔ EBENEZER سکنڈری سکول اکرا کے امریکن و افریقن ممبران سٹاف اور تمام طلباء و طالبات کے سامنے "خدا کا اسلامی تصور" کے عنوان پر تقریر کی۔ یہاں بھی ممبران سٹاف اور طلبہ کی طرف سے دریافت کردہ سوالات کے جوابات خاکسار نے دیئے۔

۵۔ WESLEY گرلز سکنڈری سکول کیپ کوسٹ کی ایف۔ اے کی طالبات میں ایک مرتبہ خاکسار نے "مسیح قرآن میں" کے عنوان پر تقریر کی تھی۔ اور دو گھنٹے سے زائد سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا تھا۔ لیکن سوالات کی کثرت کی وجہ سے خاکسار کو طالبات نے پھر بلایا۔ چنانچہ عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار دوبارہ گیا۔ اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ ان کالجز اور سیکنڈری سکولز کے علاوہ خاکسار نے Wa قصبہ کے دو مڈل سکولز میں بھی تقاریر کیں۔ اور سوالات کے جوابات دیئے۔ ان کالجز اور سکولوں میں سوالات عموماً ایک ہی طرز کے تھے۔ جو عیسائی پادریوں کے اسلام اور رسول پاک کے متعلق جھوٹے پروپیگنڈا کے نتیجہ میں طلباء و طالبات جو ننانوے فیصدی عیسائی ہیں کے دماغوں میں نقش ہوئے ہیں۔ مثلاً اسلام جبر و تشدد کا مذہب ہے۔ ایک ہاتھ میں قرآن دوسرے میں تلوار۔ عورت کے لئے کوئی حقوق نہیں ہیں۔ تعدد ازدواج وغیرہ۔ علاوہ ازیں مسیح کی الوہیت۔ تثلیث کفارہ وغیرہ کے متعلق طلباء و طالبات اپنے نظریئے پیش کرکے اس کے خلاف اسلام کی تعلیم کے متعلق سوال کرتے تھے۔ جن کے تسلی بخش جوابات انہی کی بائیبل کے حوالہ جات سے دیئے گئے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ خاکسار کے علاوہ مکرمی مولوی عبدالوہاب صاحب بھی گورنمنٹ سیکنڈری سکول ٹمالی اور بعض دیگر تعلیمی اداروں میں جاکر اسلامی تعلیمات ہر اتوار کو عموماً بیان کرتے رہے۔

تقسیم لٹریچر

تبلیغی جلسوں اور تقاریر کے علاوہ لٹریچر بھی تبلیغ کا ایک موثر ذریعہ ہے جس سے مبلغین فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مندرجہ بالا کالجز اور سکولز کی لائبریریوں کے لئے اسلامی کتب کے سیٹ ان کے پرنسپلوں اور ہیڈ ماسٹروں کو پیش کئے گئے جن میں انگریزی ترجمہ قرآن کریم۔ اسلامی اصول کی فلاسفی انگریزی ترجمہ۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام۔ لائف آف محمد۔ نیو ورلڈ آرڈر۔ اسلام اور غلامی۔ اسلام افریقہ میں۔ اسلام۔ ڈاکٹر ویگلیری کی کتاب وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

علاوہ ازیں ایک امریکن پادری۔ وزیر تعلیم حکومت غانا۔ ڈپٹی سپیکر غانا پارلیمنٹ ڈسٹرکٹ کمشنر Wa اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کیپ کوسٹ کو لٹریچر پیش کیا۔ اول الذکر دونوں معززین اور آخر الذکر مشن ہاؤس سالٹ پانڈ میں تشریف لائے تھے۔

ریویو آف ریلیجنز آمدہ ربوہ مسلم ہیرلڈ آمدہ لنڈن اور دی گائیڈنس غانا مشن کا ماہانہ پرچہ لائبریریوں۔ کالجز۔ سکولز۔ ایڈیٹران اخبارات۔ نمائندگان بیرونی پریس سرکاری افسران اور دیگر معززین کو ہر ماہ ارسال کر دیئے جاتے رہے۔

مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب نے ڈسٹرکٹ کمشنر حمیانگ اور اس علاقہ کے لوکل کونسل کے ذمہ دار افراد کو لٹریچر دینے کے علاوہ بعض دیگر زیر تبلیغ احباب کو بھی لٹریچر دیا۔

مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب نے ٹمالی شہر میں تیجانی فرقہ کے ایک ممتاز عالم عربی سکول کے ایک مدرس معلم رشید مکہ مکرمہ سے آنے والے ایک غیر احمدی عالم الحاج الیاس کو اور بعض دیگر احباب میں بھی تبلیغی لٹریچر تقسیم کیا۔

Upper Volta میں کوئی باقاعدہ مبلغ نہیں لیکن جماعت احمدیہ Wa کے ممبران وقتاً فوقتاً خود کی صورت میں اس علاقہ جاکر تبلیغ کرتے ہوئے فرانسیسی لٹریچر جو تقسیم کے لئے خاکسار نے ان کو دیا تقسیم کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں بھی جماعتیں قائم ہو رہی ہیں۔ دسمبر میں موصی Wa سے بطور آنریری مبلغ وہاں بھیجے گئے ہیں۔

انفرادی تبلیغ

انفرادی تبلیغ کے سلسلہ میں مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب نے بیاسی افراد تک پیغام حق پہونچایا۔ مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب اور خاکسار نے بھی اپنے اپنے حلقہ میں مختلف طبقوں سے تعلق رکھنے والے احباب کو فرداً فرداً تبلیغ کی۔ بعض مشن ہاؤس میں آئے اور بعض سے دیگر مواقع پر ملکر اسلامی تعلیم سے واقف کیا۔

(باقی)

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آرہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہوگی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔" (الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

(مینیجر الفضل ربوہ)

انما یخشی اللّٰہ من عبادہ العلمٰٓؤا

تقریرِ "ختمِ نبوت" پر مصری صاحب کا تبصرہ اور ہمارا جواب

مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

(قسط نمبر ۶)

غلط استدلال کا الزام

جناب مصری صاحب نے ایک غلط استدلال کے عنوان کے ماتحت لکھا ہے :-

"جناب قاضی صاحب موصوف نے (تقریر حقیقتِ نبوت کے) صفحہ پر امام علی القاری کی ایک عبارت نقل کر کے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مسلمان اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت نبی کریم کی اتباع میں نبی آسکتے ہیں وہ عبارت عربی میں ہے اس کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے"

اس کے بعد جناب مصری صاحب نے میرے ترجمہ کو درج کر کے آخری فقرہ کا ترجمہ غلط قرار دیا ہے میرے استدلال کو بھی غلط ٹھہرایا ہے۔ میں ترجمہ اور استدلال کے متعلق تو آگے بحث کروں گا۔

مصری صاحب کا مغالطہ

سب سے اول میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مصری صاحب نے یہ امر میری طرف غلط طور سے منسوب کر کے مغالطہ دینا چاہا ہے کہ میں اس عربی عبارت سے یہ ثابت کرنا چاہتا تھا کہ مسلمان اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں نبی آسکتے ہیں میں نے اپنی تقریر میں جو شائع ہو چکی ہوئی ہے یہ بیان نہیں کیا تھا بلکہ یہ کہا تھا کہ :-

"یہ بات کہ ایک امتی نبی کے امتِ محمدیہ میں مبعوث ہونے پر امت محمدیہ کا اجماع رہا ہے اسکے متعلق میری دلیل یہ ہے کہ اکثر علمائے امت بالاتفاق اس بات کو مانتے چلے آئے ہیں کہ امتِ محمدیہ میں آخری زمانہ میں ایک نبی ظاہر ہوگا اور وہ آپ کا امتی ہوگا یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام"

(تقریر حقیقت نبوت صفحہ ۶)

اور آگے چل کر لکھا ہے :-

"یہ علمائے امت جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے امتِ محمدیہ میں آنے کو تسلیم کرتے ہیں یہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ اس وقت نبی بھی ہوں گے اور امتی بھی ہوں گے چنانچہ اس عقیدہ کی ترجمانی امام علی القاری علیہ الرحمۃ نے جو فقہ حنفیہ کے بہت بڑے امام ہیں اپنی کتاب مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۵۶۴ میں جو مشکوٰۃ شریف کی شرح ہے یوں کی ہے"

(تقریر حقیقت نبوت صفحہ ۶، ۷)

ان دونوں عبارتوں سے ظاہر ہے کہ میں یہ ثابت کر رہا تھا کہ اکثر علمائے امت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے امتِ محمدیہ میں آنے کو تسلیم کرتے ہیں اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ اس وقت نبی بھی ہوں گے اور امتی بھی۔ جناب مصری صاحب نے میرے مضمون کو یوں بدل دیا ہے کہ میں یہ ثابت کرنا چاہتا تھا کہ مسلمان اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں نبی آسکتے ہیں۔ حالانکہ میں صرف یہ ثابت کر رہا تھا کہ مسلمان آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس حیثیت میں آنے کے قائل ہیں کہ وہ نبی بھی ہوں گے اور امتی بھی ہوں گے اور میرا یہ بیان بالکل درست ہے کیونکہ اکثر علمائے امت جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آخری زمانہ میں آنے کے قائل ہیں وہ آپ کو نبی بھی مانتے ہیں اور امتی بھی کیونکہ احادیث نبویہ میں نازل ہونے والے عیسیٰ کو نبی بھی کہا گیا ہے اور امتی بھی۔ پس اکثر علمائے امت جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصالتاً نزول کے قائل ہیں وہ بموجب احادیث نبویہ انہیں نبی بھی مانتے ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی بھی۔ کوئی ایک عالم بھی تو ایسا نہیں جو حضرت عیسٰے علیہ السلام کے اصالتاً نزول کا قائل ہو اور بعد از نزول انہیں نبی کے ساتھ امتی نہ مانتا ہو۔ اس کی تائید میں میں نے امام علی القاری علیہ الرحمۃ کا قول مرقاۃ شرح مشکوٰۃ سے پیش کیا تھا جس کی عربی عبارت درج کرنے کے بعد میں نے تقریر میں اس کا ترجمہ یوں بیان کیا تھا کہ :-

"حضرت عیسٰے علیہ السلام کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد تشریف لا کر نبی ہونے اور ان کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تابع ہو کر آپ کی شریعت کے احکام بیان کرنے اور آپ کے طریق کو پختہ کرنے میں کوئی منافات نہیں خواہ یہ کام وہ اس وحی سے کریں جو ان پر نازل ہو جیسا کہ اس کی طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قول "اگر موسیٰؑ زندہ ہوتے تو انہیں میری پیروی کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا" اشارہ کر رہا ہے یعنی ان کی مراد یہ ہے کہ وہ وصف نبوت کے ساتھ تابع ہوتے ورنہ وصف نبوت کے بغیر ان کا تابع ہونا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کا فائدہ نہیں دیتا۔"

پھر اس ترجمہ سے میں نے یہ استدلال کیا تھا کہ :-

"اس عبارت میں امام علی القاری علیہ الرحمۃ نے امتِ محمدیہ میں آنے والے عیسٰےؑ کو بیک وقت نبی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تابع یعنی امتی قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ ان کے نبی ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہونے کے درمیان کوئی منافات نہیں اس کے ثبوت میں انہوں نے حدیث نبوی لو کان موسیٰ حیًّا لما وسعہ الا اتباعی کو پیش کیا ہے اور اس حدیث سے یہ مراد لی ہے کہ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو وصفِ نبوت کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوتے ورنہ اس وصف کے بغیر تابع ہونا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی انبیاء پر فضیلت کو ثابت نہیں کرتا کیونکہ اپنے امتی سے تو ہر نبی بہر حال افضل ہوتا ہی ہے اس حدیث سے انہوں نے یہ استدلال کیا ہے کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام بعد از نزول امتی نبی ہوں گے نہ کہ مستقل نبی اور امتی نبی اور مطلق نبی میں کوئی منافات نہیں"۔ صفحہ ۸

میری مراد اس جگہ "مستقل نبی" سے مستقل نبی بالفعل تھی یعنی میرے نزدیک اس عبارت میں امام علی القاری نے بعد از نزول حضرت عیسٰے علیہ السلام کو بالفعل مستقل نبی تسلیم نہیں کیا بلکہ بالفعل امتی نبی قرار دیا ہے اور ان کی نبوت مطلقہ سے امتی نبی کی منافات قرار نہیں دی۔ جناب مصری صاحب میرے ترجمہ اور استدلال کو غلط ثابت کرنے کے لئے لکھتے ہیں :-

"آخری جملہ کا ترجمہ قاضی صاحب موصوف نے اپنی کسی غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے درست نہیں کیا۔ درست ترجمہ یہ ہے اگر موسیٰ زندہ ہوں تو ان کو میری اتباع کے سوا کوئی چارہ نہ ہو یعنی نبوت کے وصف کے ساتھ ورنہ مسلوب النبوۃ ہو کر اگر اتباع کریں تو یہ امر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت میں کسی زیادتی کا فائدہ نہیں دیتا۔ امام علی القاری کے اس قول سے ظاہر ہے کہ ان کا عقیدہ یہ ہے مستقل نبی بھی (کیونکہ حضرت عیسٰے مستقل نبی تھے اور حیات کی صورت میں ان کی نبوت سلب بھی نہیں ہوگی) بغیر اس کے اس کی نبوت سلب ہو امتی بن سکتا ہے اس پر قیاس کر کے وہ حضرت عیسٰے کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کے نزدیک اس میں کوئی منافات نہیں۔"

الجواب

جناب مصری صاحب پر واضح ہو کہ امام علی القاری علیہ الرحمۃ کے آخری فقرہ کا جو ترجمہ انہوں نے بطور لفظی ترجمہ کے درج فرمایا ہے وہ مجھے مسلم ہے میں نے اس عربی فقرہ کا لفظی ترجمہ نہیں بلکہ مفہوم درج کیا تھا جس میں میرے مدنظر ان کا سیاق کلام بھی تھا جسے آپ نظر انداز کر کے مجھ پر اعتراض کر رہے ہیں۔

جناب مصری صاحب کو یہ تو مسلم ہے کہ امام علی القاری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بعد از نزول امتی نبی مانتے ہیں لیکن امام علی القاری کے نزدیک ان کی نبوت سلب ہوئے بغیر آنے کا ذکر مصری صاحب کے نزدیک یہ معنی رکھتا ہے کہ امام صاحب موصوف کا عقیدہ یہ ہے کہ مستقل نبی بھی بغیر اس کے کہ اس کی نبوت سلب ہو امتی نبی بن سکتا ہے۔ مجھے جناب مصری صاحب کی اس بات سے اتفاق ہے۔ بے شک امام علی القاری اسی بات کے قائل معلوم ہوتے ہیں کہ مستقل نبی امتی نبی بن سکتا ہے لیکن ان کے یہ کہنے سے کہ ان کی نبوت اور ان کے امتی ہونے میں کوئی منافات نہیں ہوگی۔ ان کی ہرگز یہ مراد نہیں ہو سکتی کہ بعد از نزول جب وہ امتی نبی ہوں گے تو ساتھ ہی بالفعل مستقل نبی بھی رہیں گے۔ کیونکہ مصری صاحب جانتے ہیں کہ مستقل نبی اور امتی نبی میں تو یقیناً منافات یعنی تناقض ہے اور اس بات سے تو اجتماع النقیضین لازم آتا ہے۔ پس ان کی مراد یہی ہو سکتی ہے کہ بعد از نزول حضرت عیسٰے علیہ السلام کی نبوت مطلقہ تو مسلوب نہیں ہوگی اور وہ وصف نبوت کو مسلسل رکھتے ہوں گے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی بنا دیا جانے کی وجہ سے ان کی نبوت کا بالفعل استقلال ختم ہو جائے گا کیونکہ بالفعل مستقل نبی کے مفہوم میں یہ شرط ہے

کہ وہ کسی دوسرے نبی کا امتی نہیں ہوتا چونکہ مستقلہ نبوت کی فضیلت کی یہ ضروری شرط امام علی القاری علیہ الرحمۃ اور حیاتِ مسیح کے قائلین علماء کے نزدیک حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نبوت کے ساتھ بعد از نزول پائی نہیں جائے گی کیونکہ وہ ان کے نزدیک بعد از نزول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی ہوں گے اور اس وجہ سے عملاً انجیل کی طرف لوگوں کو دعوت نہیں دیں گے اور خود اسرائیلی طریق پر عبادات بجا نہیں لائیں گے۔ جو ان کے بالفعل مستقل نبی ہونے کے لئے ضروری امور تھے بلکہ دین اسلام ہی کی دعوت دینگے اور اسلام کے طریق پر ہی عبادات بجا لائیں گے اور اپنی وحی سے بھی شریعت محمدیہ کو ہی پختہ کرینگے لہٰذا یہ تبدیلیاں ان کے نزدیک انہیں امتی نبی بنا دیں گی۔ یعنی بعد از نزول ان کے امتی بنا دیئے جانے کی وجہ سے ان کی مستقلہ نبوت کی فضیلت ختم ہو جائے گی باوجودیکہ "وصفِ نبوت" یعنی نبوت مطلقہ ان سے سلب نہیں ہو گی۔ اس لئے وہ ان لوگوں کے نزدیک بالفعل مستقل نبی نہیں ہوں گے بلکہ بالفعل امتی نبی ہوں گے کیونکہ ان کی نبوت مطلقہ کے ساتھ امتی کی قید لگ جانے سے ان کی قسم نبوت سابقہ میں بہرحال ایک ایسی تبدیلی پیدا ہو جائے گی اور نبوت کی ایک ایسی قسم وجود میں آجائے گی جو پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں تھی۔

مصری صاحب کا مغالطہ

جناب مصری صاحب جنس کے انواع میں تقسیم کے طریق کو نظر انداز کر کے مجھے جھٹلانا چاہتے ہیں اور اپنے مضمون کے ان پڑھنے والوں کو جو جنس کے انواع میں تقسیم کے طریق سے ناواقف ہیں مغالطہ دینا چاہتے ہیں۔

جنس کے انواع میں تقسیم کا طریق

جنس کے انواع میں تقسیم کا قاعدہ یہ ہے کہ جنس کی ہر نوع (قسم) میں جنس کے پایا جانے کے ساتھ ایک خصوصیت یا قید لاحق ہوتی ہے جو دوسری نوع کی خصوصیت یا قید سے الگ ہوتی ہے اور جنس کے ساتھ الگ الگ قید لگنے سے الگ الگ نوع وجود میں آتی ہے انہی قیود کی وجہ سے جنس کی انواع آپس میں امتیاز پاتی ہیں اور الگ الگ نوع بن جاتی ہے۔ جنس کی انواع میں باہم تباین کلی موجود ہوتا ہے۔ لیکن جنس سے جو اطلاق کے درجہ ہوتی ہے یہ انواع تباین کلی نہیں رکھتیں بلکہ جنس ہر نوع میں مشترک نہیں ہوتی ہے

جنس نبوت کی تقسیم

جنسِ نبوت یا نبوت مطلقہ کی دو قسمیں

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے جاری تھیں ایک تشریعی نبوت جس کی خصوصیت یا قید جدید شریعت کا لانا یا شریعت سابقہ کے کسی حکم کو منسوخ کرنا اور جدید حکم لانا ہے تشریعی نبوت کی یہ دونو صورتیں تشریعی نبوت کی اصناف ہیں انواع نہیں دوسری قسم کی نبوت جو جاری تھی نبوتِ غیر تشریعیہ مستقلہ تھی جس کے حامل کی شریعت پہلے تشریعی نبی کی شریعت ہی ہوتی تھی لیکن وہ کسی نبی کا امتی نہیں کہلاتا تھا بلکہ بغیر استفادہ کسی نبی کے براہ راست خدا تعالےٰ سے تعلق رکھتا تھا اسی کو استقلال بالنبوت کہتے ہیں اکثر علماء حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو پہلی قسم کا نبی اور بعض دوسری قسم کا نبی سمجھتے ہیں بہرحال وہ مستقل نبی ضرور تھے کیونکہ تشریعی نبی میں بھی استقلال بالنبوۃ پایا جاتا ہے اس طرح پر کہ وہ کسی دوسرے نبی کا امتی نہیں ہوتا۔

امام علی القاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب اصالتاً نازل ہونگے تو وہ امتی بھی ہوں گے اور نبی بھی جس کا یہی مفہوم ہو سکتا ہے کہ ان کے نزدیک ان کے وصف نبوت یعنی نبوت مطلقہ کا تسلسل تو قائم رہے گا اور خصوصیت استقلال ان کے امتی بنتے ہی معاً مسلوب ہو جائے گی اور ان کے بالفعل استقلال بالنبوت کو بالفعل امتی نبی میں تبدیل کر دیا جائے گا اور اس طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نبوت مطلقہ کے ساتھ جسے وہ وصف نبوت کہتے ہیں امتی کی قید اور خصوصیت لاحق ہو جانے کی وجہ سے ایک تیسری قسم کی نبوت جو پہلی دو قسموں سے الگ قسم کی ہو گی ظہور میں آجائے گی اگر جناب مصری صاحب جنس کے انواع میں تقسیم کا یہ طریق مدنظر رکھتے تو خاکسار کو کبھی جھٹلانے کی کوشش نہ کرتے اور نہ میرے استدلال کو غلط استدلال قرار دیتے

امام علی القاری کے مذہب میں غلطی

یہ الگ بات ہے کہ امام علی القاری علیہ الرحمۃ کا یہ مذہب درحقیقت غلط ہے کیونکہ حضرت مسیح علیہ السلام کے وفات پا جانے کی وجہ سے اس قسم کا کوئی نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ظاہر نہیں ہو سکتا کہ جو بالقوۃ تو مستقل نبی ہو اور بالفعل امتی نبی اور اس پر جو وحی نازل ہو وہ مستقلہ نبوت کی وحی نہ ہو۔ مگر غیر احمدی علماء حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو زندہ ماننے کی وجہ سے ان کو اسی قسم کا نبی مانتے ہیں اور ان کے بالفعل امتی نبی بن جانے کی وجہ سے نبوت مطلقہ سے ان کے امتی ہونے کی کوئی منافات نہیں سمجھتے حالانکہ ان پر وحی کا نزول منافات پیدا کر دیتا ہے

اور امتی نہیں رہنے دیتا کیونکہ اس طرح ان کی نبوت مستقلہ قوت سے فعل میں آجاتی ہے اور مستقلہ نبوت کی وحی ختم نبوت کے منافی ہے۔ پس غیر احمدی علماء جو حیات مسیح اور ان کی اصالتاً آمد ثانی کے قائل ہیں ان کو ایک تیسری قسم کا نبی ہی مانتے ہیں جس قسم کا کوئی نبی انبیائے سابقین میں پایا نہیں گیا چنانچہ خود مصری صاحب نے اپنے مضمون میں ازالہ اوہام سے آثار القیامہ کی ذیل کی عبارت علماء کے عقیدہ کے متعلق یوں پیش کی ہے:-

"مولوی صدیق حسن خان فرماتے ہیں کہ اس بات پر تمام سلف وخلف کا اتفاق ہو چکا ہے کہ جب عیسےٰ نازل ہو گا تو امت محمدیہ میں داخل کیا جائیگا اور فرماتے ہیں قسطلانی نے بھی مواہب لدنیہ میں لکھا ہے کہ وہ امتی بھی ہو گا اور نبی بھی"۔

جناب مصری صاحب اس عبارت کے ہوتے ہوئے جس میں تمام سلف وخلف کے متفق علیہ عقیدہ کا ذکر کیا گیا ہے اگر میں نے یہ کہدیا کہ اکثر علمائے امت اس بات کو مانتے ہیں کہ عیسےٰ علیہ السلام بعد از نزول امتی نبی ہونگے اور امام علی القاری کی ایک عبارت کو اس کے لئے دلیل پیش کیا تو کیا جرم کیا؟ کیا اس قسم کا کوئی نبی یہ علماء آنحضرت سے پہلے مانتے ہیں اگر نہیں تو صاف ظاہر ہے کہ ان کے نزدیک بعد از نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کے ساتھ امتی کی قید لگ جانے کی وجہ سے ایک الگ قسم کا نبی وجود میں آجائیگا جس قسم کا نبی انبیائے سابقین میں سے کوئی نہیں ہوا جو امتی بھی ہو گا اور نبی بھی۔

جناب مصری صاحب نے امام علی القاری کی عبارت "ای مع وصف النبوۃ والرسالۃ والا فمع سلبہما لا یفید زیادۃ المزیّۃ" کا صرف سطحی نگاہ سے مطالعہ کیا ہے اس کے سیاق کو مدنظر رکھتے ہوئے اس پر گہری نظر سے غور نہیں فرمایا یہ فقرہ امام علی القاری علیہ الرحمۃ نے حدیث "لوکان موسیٰ حیاً لما وسعہ الا اتباعی" کی تشریح میں لکھا ہے (یعنی اگر حضرت موسیٰ زندہ ہوتے تو انہیں میری پیروی کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا) اس حدیث سے امام علی القاری نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بعد از نزول امتی نبی ہونے کا استدلال کیا ہے۔ مصری صاحب پر یہ امر مخفی نہیں کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام تشریعی نبی تھے لہٰذا بالفرض وہ آنحضرت کا زمانہ پاتے تو اس حدیث سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ مراد نہیں کہ وہ بالفعل تشریعی اور مستقلہ نبوت کے ساتھ آپ کے امتی ہوتے کیونکہ یہ حیثیت تو آپ کی ختم نبوت کے منافی ہے۔ جناب مصری صاحب بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ مراد قرار نہیں دے سکتے کیونکہ ان کے نزدیک تو برخلاف فقہائے امت کے حدیث لوکان موسیٰ وعیسیٰ حیین کا یہ ترجمہ ہے کہ اگر حضرت موسےٰ اور عیسےٰ پیدا ہوں تو بالکل نبی نہ ہوں حالانکہ یہ معنی لوکان موسیٰ حیاً کے فقہائے امت کے معنوں کے خلاف ہیں کیونکہ ان الفاظ کے معنی یہ ہیں کہ "اگر حضرت موسےٰ زندہ ہوتے"

امام علی القاری کے فقرہ "ای مع وصف النبوۃ والا فمع سلبہ لا یفید زیادۃ المزیّۃ" کا میرا ترجمہ امام علی القاری کے مفہوم کے لحاظ سے بالکل صحیح تھا مصری صاحب نے ان کی عبارت کے سیاق کو مدنظر نہیں رکھا جس میں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے امتی اور نبی ہونے میں منافات نہیں وہ احکام شریعت محمدیہ ہی بیان کریں گے اور اسلامی طریق کو ہی پختہ کریں گے خواہ وہ یہ کام اپنی وحی سے کریں ان کے نزدیک ان کی نبوت مستقلہ بالفعل نہیں رہے گی بلکہ بالفعل وہ امتی نبی ہونگے حدیث لوکان موسیٰ وعیسیٰ حیین کا مصری صاحب جو ترجمہ کیا ہے کہ اگر موسیٰ اور عیسیٰ پیدا ہوں غلط ترجمہ ہے اس غلط ترجمہ کرنے میں آپ کا خاص مقصد ہے فقہائے امت کے ترجمہ سے تو یہ لازم آتا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی کی آمد کا امکان ہے کیونکہ موسےٰ زندہ ہوتے اور سلب نبوت کے بغیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی بنا دیے جاتے تو اس میں ان علماء کے نزدیک آیت خاتم النبیین روک نہ ہوتی لیکن چونکہ مصری صاحب ہر طرح سے امکان نبوت کے مخالف ہیں اس لئے انہوں نے حدیث کے ترجمہ میں ناواجب تصرف کیا ہے تا یہ حدیث ان کے مذہب کو توڑ نہ دے

مصری صاحب کا دخل در معقولات

جناب مصری صاحب! میں تو اپنی تقریر میں غیر احمدیوں کو سمجھا رہا تھا کہ تم لوگ جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا اصالتاً نزول مانتے ہو تم انہیں بعد از نزول امتی نبی مانتے ہو جو نبوت کی ایک تیسری قسم ہے اس قسم کا کوئی نبی پہلے ظاہر نہیں ہوا میرا خطاب مولوی فریق کے احمدیوں کی طرف ہرگز نہیں تھا۔ میں صرف غیر از جماعت لوگوں کے یہ ذہن نشین کرانا چاہتا تھا کہ آپ لوگ بھی آنے والے عیسیٰ کو امتی نبی مانتے ہیں اور ہم احمدی بھی حضرت مسیح موعود کو امتی نبی مانتے ہیں ہاں ہمارے اور تمہارے درمیان مسیح موعود کی شخصیت کے متعلق یہ اختلاف ہے کہ وہ آسمان سے آئینگے یا امت میں سے پیدا ہونے والے تھے ورنہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک امتی نبی کا آنا تم بھی مانتے ہو اور امتی نبی کا آنا ہم بھی مانتے ہیں۔ تم بھی ایک امتی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے کو آپ کی ختم نبوت کے منافی نہیں سمجھتے اور ہم بھی ایک امتی نبی کے آنے کو ختم نبوت کے منافی نہیں سمجھتے۔ پس خاتم النبیین کی آیت ہمارے اور آپ کے نزدیک اصولاً صرف غیر امتی نبی کی آمد میں مانع ہے۔ غیر احمدی علماء تو میرے اثبات کے مقابلہ میں خاموش ہیں بلکہ خدا تعالےٰ کے فضل سے لاجواب ہیں مگر مصری صاحب نے اس موقعہ پر خواہ مخواہ دخل در معقولات سے کام لیا ہے اور امام علی القاری علیہ الرحمۃ کی عبارت کو خلاف منشائے متکلم معنی دے کر میرے استدلال کو جھٹلانا چاہا ہے جناب مصری صاحب! یہ بات آپ کی "لا لحب معاویہ بل لبغض علیؓ" کی مصداق ہے (اس محاورہ میں میں مصری صاحب کے حسب حال کچھ تبدیلی کر دی ہے جسے اہل ذوق خوب سمجھ سکتے ہیں) مصری صاحب ابو صوف کو جانتے تھا

خدام الاحمدیہ کا سالانہ امتحان

خدام الاحمدیہ کے ہر سہ معیاروں کا امتحان ماہ ستمبر ۱۹۶۳ء میں لیا جائے گا۔ جس میں ہر معیار میں اوّل۔ دوم۔ سوم آنے والے خدام کو سالانہ اجتماع ۱۹۶۳ء کے موقع پر انعامات دیئے جائیں گے۔ عہدیداران سے درخواست ہے۔ کہ وہ ان امتحان میں زیادہ سے زیادہ خدام کو شامل کرنے کے لئے ابھی سے کوشش شروع فرما دیں۔ نیز مقررہ کتب تعلیم و تدریس کا بھی مناسب انتظام فرمائیں۔

معیار اوّل۔ پہلا پرچہ (۱) قرآن کریم۔ دوسرے دس پارے (۱۱ تا ۲۰) معہ ترجمہ و معمولی تفسیر از تفسیر صغیر۔ حدیث۔ شرح صحیح بخاری از سید ولی اللہ شاہ صاحب جزو سوم و چہارم (۱۰۰)

دوسرا پرچہ۔ (۱) کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام
اسلامی اصول کی فلاسفی۔ چشمۂ معرفت

(۲) کتب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احمدیت یعنی حقیقی اسلام۔ اسلام کا اقتصادی نظام۔ تعلق باللہ

(۳) اشعار عربی قصیدہ حضرت مسیح موعودؑ یا عین فیض اللہ والعرفان: ۲۰ شعر
فارسی کے ۲۰ شعر: اردو آؤ عیسائیو ادھر آؤ ۱۰۰

تیسرا پرچہ عام دینی معلومات: دیباچہ تفسیر القرآن۔ سید الانبیاء
یکصد سوالات معہ جوابات جو مرکز کی طرف سے شائع کئے جا رہے ہیں۔ ۱۰۰

معیار دوم:۔ پہلا پرچہ: قرآن کریم پارہ ۳ تا ۷ ترجمہ معہ معمولی تفسیر از تفسیر صغیر۔
حدیث: شرح صحیح بخاری از سید ولی اللہ شاہ صاحب جزو سوم ۱۰۰

دوسرا پرچہ: (۱) کتب حضرت مسیح موعودؑ
الوصیت۔ لیکچر لاہور۔ برکات الدعاء

(۲) کتب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔ منہاج الطالبین۔ دعوۃ الامیر

تیسرا پرچہ: عام دینی معلومات۔ یکصد سوالات و جوابات جو مرکز کی طرف سے شائع کئے جا رہے ہیں۔ سلسلہ احمدیہ۔ سیرۃ الرسل ۱۰۰

معیار سوم۔ پہلا پرچہ قرآن کریم پہلے دو پارے معہ ترجمہ
حدیث چالیس جواہر پارے ۱۰۰

دوسرا پرچہ (۱) کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ایک غلطی کا ازالہ۔ کشتی نوح
(۲) کتب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ
احمدیت کا پیغام۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۰۰

تیسرا پرچہ: یکصد سوالات معہ جوابات جو مرکز کی طرف سے شائع ہو رہے ہیں۔ ۵۰

(مہتمم تعلیم و ذہانت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مضمون نویسی کا انعامی مقابلہ

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ امسال بھی حسب سابق مضمون نویسی کا انعامی مقابلہ ہوگا۔ اس کی آخری تاریخ ۳۱ر اگست ۱۹۶۳ء ہوگی۔ اس تاریخ تک مقالہ جات "مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ" کو پہنچ جانے چاہئیں۔

عنوان مقالہ: "قرآن کریم اور زمانہ حال کی علمی ترقیات" ہے۔ یہ دس سے پندرہ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ اس مقابلہ میں اوّل دوم اور سوم آنے والے خدام کو سالانہ اجتماع ۱۹۶۳ء کے موقعہ پر بالترتیب، چالیس/۴۰، پندرہ/۱۵ اور دس روپے کے نقد انعامات دیئے جائیں گے عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدام اس مقابلہ میں شامل کرنے کی کوشش فرمائیں۔

گذشتہ سال یہ مقابلہ "اسلام اور امن عالم" کے عنوان پر ہوا تھا۔ جس میں رشید احمد صاحب جاوید نے اوّل آنے پر مبلغ پچاس/۵۰ روپیہ کا نقد انعام سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۹۶۲ء کے موقعہ پر وصول کیا۔ یہ مضمون رسالہ "خالد" ماہ جنوری ۱۹۶۳ء میں شائع ہو چکا ہے

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

دُعائیہ فہرست مجاہدین تحریک جدید

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ قبل ازیں جو فہرستیں سابقون الاولون کے عنوان سے شائع ہوتی رہی ہیں وہ بھی اس دعائیہ فہرست میں شامل ہیں۔ جو ۲۹ر رمضان المبارک کو حسب دستور سابق حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعاء خاص کے لئے پیش کی گئیں۔ نیز ۲۹ر رمضان المبارک تک جس قدر نام موصول ہوئے انہیں بھی اسی فہرست میں شامل کر لیا تھا۔ ذیل میں ایک قسط ہدیۂ قارئین کی جاتی ہے۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال)

مکرم میاں جمال الدین صاحب گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ ۵/۴۰
" سید محمد ظفر " " " ۵/۱۲
" نور محمد ولد کرم علی " " " ۵/۷۰
" عبدالرشید " " " ۵/-
" محمد حفیظ " " " ۵/۰۹
" نجم الدین " " " ۵/۰۶
" وزیر محمد " " " ۵/۵۰
مکرمہ برکت بی بی صاحبہ " " ۵/۲۵
مکرم چوہدری محمد سعید صاحب چک ۲۹ خانیوال ضلع ملتان ۳۲/-
" محمد زمان خان " بالاکوٹ ضلع ہزارہ ۸/-
" غلام حسین " " " ۶/-
" غلام سرور خاں " " " ۱۱/-
" نواب خاں " " " ۱۰/-
والدین حکیم موہیل احمد " کمال ڈیرہ ضلع نواب شاہ ۱۰/۲۵
مکرم محترم حکیم موہیل احمد " " " ۱۰۱/-
" بوستان خان " ٹیکسلا ضلع راولپنڈی ۵/-
" چوہدری فضل احمد " منیجر بشیر آباد اسٹیٹ حیدرآباد ۶۱/-
" حاجی محمد ابراہیم " خلیل " " ۱۰/-
" مستری محمد اسمٰعیل " " " ۷/-
" بہاول حق " " " ۲۰/-
" عبدالحکیم " گوجر " " ۲۱/۲۵
" عبدالخالق صاحب معہ اہلیہ صاحبہ " " ۱۵/۱۲
" مولوی محمد عبداللہ صاحب پیرکوٹی " " ۲۶/۰
" منیر احمد " " " " ۸/-
" چوہدری محمد اکبر " " " ۵/۲۵
" چوہدری کرامت اللہ " " " ۱۰/-
" چوہدری محمد ابراہیم " " " ۵/۷۵
" شاہ محمد صاحب بشیر آباد اسٹیٹ حیدرآباد ۶/-
" عبدالحق " قالین بان دارالرحمت ربوہ ۱۰/-
" چوہدری محمد احمد " " " ۵/۵۰
مکرمہ حفیظ بیگم صاحبہ مانگا چانگریاں ضلع سیالکوٹ ۱۲/-
مکرم فضل کریم صاحب بدیوالہ ضلع ملتان ۱۶/-
" عبدالحق " " " ۷/۵۰
" محمد عظیم " گجہ چک ضلع گوجرانوالہ ۷/-
" حسن محمد خان " گگو ضلع منٹگمری ۷/۵۰
" حکیم محمد شفیع " سادھوکے ضلع گوجرانوالہ ۲۷/۶
" چوہدری عطاء محمد " گوٹھ امام بخش ضلع نواب شاہ ۱۲۰/-
" " غلام نبی " " " ۱۳۷/-
" " محمد عبداللہ " " " ۱۲۰/-
" " علاؤالدین " " " ۵۰/-
" شیخ دوست محمد " کوٹ مومن سرگودہا ۲۳/۳۱
" میاں حاجی رشید احمد " " " ۲۲/۵۰

مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب نمبردار کوٹ مومن سرگودھا ۱۰/۳۱
" شیخ مشتاق احمد " " " ۱۰/۸۱
" " منیر احمد " " " ۶/۵۶
" " سلیم احمد " " " ۷/-
" چوہدری عبدالرزاق " " " ۶/-
" شیخ بشیر احمد " " " ۱۲/۳۱
" " منظور احمد " " " ۱۰/۷۵
" گلزار احمد " " " ۵/۱۹
" چوہدری اللہ دتہ " چک ۲۱ دودھ کروڑی سندھ ۱۱/۰
مکرمہ محترمہ خورشید اسمٰعیل صاحبہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری ۵۲۵/-
مکرم صوفی عبدالسلام صاحب بھون ضلع جہلم ۵/۳۱
" سردار محمد خاں " لارنس پور کیمبل پور ۵/۰
" صوبیدار عبدالغفور " " " ۸/-

وکیل المال تحریک جدید

درخواست ہائے دُعا

(۱) مکرم چوہدری محمود احمد صاحب ساکن کلیانہ ضلع گجرات کی اہلیہ محترمہ حاجرہ بیگم صاحبہ بیمار ہیں۔ کھانا بھی قریباً چھوٹ گیا ہے۔ بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب کرام و درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ مریضہ کی صحت کے لئے درد دل سے دُعا فرماویں۔ (خاکسار محمد سعید دارالرحمت غربی ربوہ)

(۲) میرے نانا جان میاں محمد ابراہیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت سماعیلہ ضلع گجرات اکثر بیمار رہتے ہیں۔ تمام احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل صحت لمبی عمر عطا کرے آمین۔ (رضیہ سلطانہ سماعیلہ ضلع گجرات)

(۳) احباب میرے چھوٹے بھائی کی صحت کے لئے اور میرے امتحان میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمود احمد انور۔ سرگودھا)

(۴) خاکسار کے بھائی جو مقبوضہ کشمیر میں مقیم ہیں عرصہ دو سال سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب جماعت ان کی کامل شفایابی کے لئے دُعا فرمائیں
خاکسار میر عبدالمجید متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

(۵) صوفی کریم بخش صاحب زیروی بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔
خاکسار نذیر احمد ٹیچر ٹی۔ آئی سکول ربوہ

(۶) میرے ماموں صاحب اور بڑے بھائی کچھ عرصہ سے انگلینڈ میں بیمار رہے ہیں۔
میرے والد صاحب اور والدہ صاحبہ بھی اکثر بیمار رہتے ہیں اور بعض مشکلات میں ہیں۔ ان سب کے لئے درخواست دعا کرتا ہوں۔ (صفی الرحمٰن خورشید جامعہ احمدیہ ربوہ)

تقریر ختم نبوت پر جناب صابری صاحب کا تبصرہ اور ہمارا جواب

ایک ضروری گذارش

بالفرض علمائے امت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بعد از نزول مستقل نبی اور امتی نبی ہونا مان لیں۔ تو اول قرآن کے عقیدہ میں اجتماع النقیضین لازم آئے گا جو محال ہے اور جو امر مستلزم محال ہو وہ محال ہونے کی وجہ سے باطل ہوا کرتا ہے۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بیک وقت مستقل نبی اور امتی نبی قرار نہیں دے سکتے۔ انہیں دونوں میں سے ایک ہی بات ماننی پڑے گی حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد از نزول کی مستقل نبی بالفعل کی حیثیت تو وہ جانے ہیں کیونکہ یہ تصریح ختم نبوت کے منافی ہے کیونکہ اس سے خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خاتم النبیین ہونا لازم آتا ہے۔ نیز اس کے تو معنی بن جاتے۔ کہ وہ قرآن مجید کے زمانہ میں انجیل کی دعوت دیں گے۔ اور لوگوں کو عبادت کے لئے مسجد کی بجائے گرجا کی طرف بلائیں گے۔ لہذا علماء صرف یہی کہہ سکتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بالفعل امتی نبی ہوں گے نہ کہ مستقل نبی بالفعل جب وہ ان کے نزدیک بالفعل امتی نبی ہوں گے۔ تو انہوں نے مانا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امتی نبی آسکتا ہے لہذا امت محمدیہ میں خاتم النبیین کے بعد امتی نبی کا درجہ ممکن قرار پایا۔ اور امتی نبی کا وجود ختم نبوت کے منافی نہ ہوا۔ لہذا اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قرآن مجید سے وفات یافتہ ہونا ثابت کر دیا جائے تو انہیں ماننا پڑے گا احادیث نبویہ میں جس مسیح موعود کو نبی اللہ قرار دیا گیا ہے۔ وہ امت محمدیہ کا ہی ایک فرد ہے نہ کہ پہلے نبیوں میں سے کوئی نبی۔ اور یہ فرد نبی اللہ بھی ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بھی۔ وھذا ھو المراد۔

ضروری وضاحت

اس مضمون کے آخر میں یہ وضاحت ضروری ہے۔ کہ امام علی القاری علیہ الرحمۃ کے نزدیک حدیث نبوی لوکان موسیٰ حیا لما وسعہ الا اتباعی کے رو سے سلب نبوۃ کے بغیر امتی بنا دیا جانے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بالفعل استقلال ختم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ مستقل نبی اور امتی نبی میں تناقض ہے۔ امتی ہونا استقلال کی ضد ہے ان دونوں باتوں میں سے بیک وقت نبی میں ایک ہی بات پائی جاسکتی ہے یا مستقل بالفعل ہونا یا امتی بالفعل ہونا ہمارے نزدیک امتی نبی وہ ہوتا ہے جو مقام نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل کرے مگر امام علی القاری کے نزدیک اگر کوئی مستقل نبی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زندہ ہو تو وہ بھی امتی ہو جانے کی وجہ سے امتی نبی کہلائے گا۔ اور اس کا بالفعل استقلال ختم ہو جائے گا۔ ان کے اس تصور پر ان کی کتاب موضوعات کبیر کی ذیل کی عبارت روشن دلیل ہے۔ وہ حدیث نبوی لوعاش ابراھیم لکان صدیقاً نبیاً کی تشریح میں لکھتے ہیں۔

ای لوعاش وصار نبیا وکذا لوصار عمرؓ نبیاً لکانا من اتباعہ علیہ السلام کعیسیٰ وخضر والیاس فلا یناقض قولہ خاتم النبیین اذالمعنی انہ لا یاتی بعدہ نبی ینسخ ملتہ ولم یکن من امتہ (موضوعات کبیر صفحہ ۵۸، ۵۹)

یعنی اگر صاحبزادہ ابراہیمؑ زندہ رہتے اور نبی ہو جاتے اور اسی طرح اگر حضرت عمرؓ بھی نبی ہو جاتے تو وہ دونو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع یعنی امتیوں میں سے ہوتے جیسے عیسیٰ خضر اور الیاس (آپ کے امتی بھی ہیں اور نبی بھی) پس ان دونو کا امتی ہوتے ہوئے نبی بن جانا خدا تعالیٰ کے قول خاتم النبیین کے خلاف نہ ہوتا کیونکہ خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے اور آپ کا امتی نہ ہو۔

صاف ظاہر ہے کہ صاحبزادہ ابراہیم اگر وفات نہ پا جاتے تو امام علی القاری کی تشریح حدیث کے مطابق وہ امتی سے ترقی کر کے امتی نبی ہوتے۔ پس ایک امتی کے نبی بن کر امتی نبی ہونے کا تصور بھی انہیں ہے اور اس قسم کے نبی کو ختم نبوت کے منافی نہیں سمجھتے۔ بلکہ وہ اس کے امتی نبی بننے کو عیسیٰ خضر الیاس کے امتی نبی بننے سے مشابہت دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ انبیاء براہ راست نبی تھے۔ لیکن چونکہ ان نبیوں کو زندہ ماننے والوں کے نزدیک خضر و الیاس تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی نبی کی حیثیت میں ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد از نزول امتی نبی بنا دئے جائیں گے۔ لہذا ان کے امتی نبی کے متعلق تصور میں یہ دونوں صورتیں داخل ہیں اول امتی کا نبی بننا۔ دوم۔ نبی کا امتی بننا۔ یہ دونوں صورتیں ان کے نزدیک امتی نبی کی ہیں۔ جب انہوں نے صاحبزادہ ابراہیم کے امتی نبی ہونے کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے امتی نبی ہونے سے تشبیہ دی ہے۔ تو صاف ظاہر ہے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کو بعد از نزول بالفعل مستقل نبی نہیں سمجھتے۔ ورنہ تشبیہ میں وجہ شبہ معدوم ہونے کی وجہ سے تشبیہ باطل ہوگی۔ امام علی القاری نے آگے چل کر حدیث لوکان موسیٰ حیاً کو حدیث لوعاش ابراھیم لکان صدیقاً نبیاً کو قوت دینے والی قرار دیا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ یہ دونوں حدیثیں امکان نبوت پر دلالت کرتی ہیں۔ اور دونوں صورتوں کے امتی نبی ان کے نزدیک ختم نبوت کے منافی نہیں۔ اور یہ دونوں صورتیں امتی نبی کی اصناف ہیں۔ اور امتی نبی جنس نبوت کی ایک نوع ہے۔ جس سے جنس نبوت کی نبوت کی پہلی دو قسموں سے ایک الگ مسئلہ وجود میں آتی ہے اس قسم کا کوئی نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ظاہر نہیں ہوا۔ خذھذا

بھارت نئے مالی سال میں جنگی تیاریوں پر پونے نو ارب روپیہ صرف کرے گا

دو ارب چھیاسٹھ کروڑ روپیہ کے مزید ٹیکس لگانے کی تجویز

نئی دہلی۔ یکم مارچ۔ بھارت نئے مالی سال کے دوران جو یکم اپریل سے شروع ہو رہا ہے اپنی دفاعی ضروریات پر آٹھ ارب ستر کروڑ روپیہ صرف کرے گا۔ یہ رقم رواں مالی سال کے تخمینہ سے ستر فی صد زیادہ ہے بھارت کے دفاعی بجٹ میں پانچ ارب پانچ کروڑ روپیہ کا اضافہ ہوا ہے۔ بھارت کے اگلے مالی سال کے بجٹ میں کل آمدنی پندرہ ارب چھیاسی کروڑ اور اخراجات اٹھارہ ارب باون کروڑ روپیہ دکھائے گئے ہیں۔ خسارہ پورا کرنے کے لئے دو ارب چھیاسٹھ کروڑ روپیہ کے نئے ٹیکس لگائے گئے ہیں۔ بھارتی حکومت ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے تحت احکام جاری کر رہی ہے جس کے تحت منافع خوری کرنے والوں اور ٹیکس بروقت ادا نہ کرنے والوں کو عبرتناک سزائیں دی جائیں گی۔

بھارتی وزیر خزانہ مسٹر مرارجی ڈیسائی نے کل پارلیمنٹ میں نئے سال کا میزانیہ پیش کیا۔ اس میں کل آمدنی پندرہ ارب چھیاسی کروڑ اور اخراجات اٹھارہ ارب باون کروڑ روپیہ دکھائے گئے ہیں۔ نئے مالی سال کے دوران دفاعی اخراجات پر آٹھ ارب ستر کروڑ روپیہ صرف کیا جائے گا۔ یہ رقم کل بجٹ کا اڑتیس فیصد حصہ ہے نئے مالی سال میں فوجی اخراجات رواں مالی سال کے تخمینہ کی نسبت چار ارب اٹھانوے کروڑ روپیہ زیادہ ہے جو ستر فی صد اضافہ کے برابر ہے۔ رواں مالی سال میں دفاعی اخراجات کا تخمینہ تین ارب ۷۲ کروڑ روپیہ اور نظر ثانی شدہ بجٹ پانچ ارب پانچ کروڑ روپیہ تھا۔ بھارت کا مالی سال یکم اپریل سے شروع اور ۳۱ مارچ کو ختم ہوتا ہے

مسٹر مرارجی ڈیسائی نے پارلیمان کو بتایا کہ ٹیکسوں کی موجودہ شرح برقرار رکھنے سے دو ارب ۶۶ کروڑ روپیہ کا خسارہ رہے گا۔ چنانچہ اس خسارہ کو پورا کرنے کے لئے مٹی کے تیل۔ سگریٹ تمباکو، موٹر گاڑیوں، ریڈیو گراموں، ریڈیو، ریان، ریشمی کپڑے، ایئر کنڈیشننگ کے آلات، گرم کپڑے ایلومینیم، کیمیاوی رنگ، موٹر سپرٹ، کھاد، مشینوں کھجور کے تیل اور بجلی کے سامان وغیرہ پر ٹیکس اور محصول میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ کچھ اشیاء پر سرچارج لگانے کا فیصلہ بھی کیا گیا ہے اس سے ۱۲ کروڑ روپیہ آمدنی ہوگی۔ پوسٹ کارڈ کی قیمت پانچ پیسے سے بڑھا کر چھ پیسے کر دی گئی ہے۔ کتابوں کے پیکٹوں، پارسلوں، تار رسید کی شرح میں اضافہ سے دو ارب چھیاسٹھ کروڑ آمدنی ہوگی۔ کمپنی آمدنی پر ٹیکس وصول کیا جائے گا۔ نئے بجٹ میں برآمدی محصول پر دس فی صد عام سرچارج بھی لگایا جائے گا۔ انکم ٹیکس کی صورت میں نیلامی پر جو چھوٹ دی گئی تھی وہ واپس لے لی گئی ہے رجسٹرڈ فرموں کی آمدنی پر ٹیکس بیس فیصد سرچارج لگایا جائے گا۔ چائے کی برآمد بڑھانے کے لئے برآمدی محصول ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

ضروری اعلان

بل الفضل فروری ۱۹۶۳ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دئے گئے ہیں۔ ان بلوں کی رقوم ۱۰ مارچ تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(مینیجر الفضل)

بھارت کی جنگی تیاریاں واضح طور پر پاکستان اور چین کے خلاف ہیں

"پنڈت نہرو کی ہٹ دھرمی تصفیہ کشمیر کی راہ میں بدستور حائل ہے" صدر ایوب کا اعلان

کاشمور (گدو بیراج) ۲ مارچ - صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے کل دوپہر گدو بیراج سے راولپنڈی واپس جانے سے پہلے صحافیوں سے گفتگو کے دوران کہا کہ بھارت پاکستان اور چین کے خلاف جنگی تیاریوں میں مصروف ہے۔ ہم اپنے پڑوسی ممالک سے دوستانہ تعلقات قائم رکھنا چاہتے ہیں، لیکن بھارت کی نیت صاف نہیں معلوم ہوتی ان حالات میں اپنے حلیف ملکوں کے بارہ میں ہماری خارجہ پالیسی آئندہ کیا ہوگی مناسب وقت آنے پر اس کا اعلان کر دیا جائے گا۔

صدر مملکت چین سے پاکستان کے سرحدی معاہدہ پر ایک سوال کا جواب دے رہے تھے اور اس ضمن میں بھارتی حکومت کی پریشانی کا پس منظر بیان کر رہے تھے، صدر ایوب نے کہا کہ بھارت کے لئے ہماری خارجہ پالیسی ناقابل فہم ہو تو یہ اس کی اپنی کوتاہ نظری ہے ہماری پالیسی مربوط ہے اور وہ بے حد صاف اور سیدھی ہے۔ ہم تمام ملکوں سے دوستانہ تعلقات استوار کرنے کے خواہاں ہیں۔ اور اسی صدق دلانہ جذبہ سے اپنے مسائل کو حل کرنے کا ارادہ بھی رکھتے ہیں لیکن بھارت کا اپنا رویہ بالکل عیاں ہے جب اس کا چین سے سرحدی تنازعہ حل نہ ہو سکا اور کشمیر کے مسئلہ میں ہم سے بھی اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہا تو اس نے اپنے دونوں ہمسایہ ملکوں پاکستان اور چین کے خلاف جنگی تیاریاں تیز کر دی ہیں۔ بھارت کے جارحانہ عزائم کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ پچھلے سال کی نسبت اس کے فوجی بجٹ کی رقوم تین چار گنا بڑھا دی گئی ہیں ہندوستانی عوام کی بہبود اور بھارت کی خوشحالی کی قیمت پر آخر یہ جنگی تیاریاں کس لئے ہیں چنانچہ بھارت کے ان عزائم کا ردّ عمل ہماری خارجہ پالیسی پر اگر ہو تو یہ بالکل قدرتی ہوگا۔

آپ نے مزید کہا کہ پاکستان اور چین کا سرحدی معاہدہ کوئی اچنبھے کی بات نہیں یہ ایک منطقی نتیجہ ہے اور طرفین کی جانب سے دوستی کی کڑیاں مضبوط کرنے کی ایک خوش آئند کوشش ہے۔ مسئلہ کشمیر کے بارہ میں بھارت سے مذاکرات کا حوالہ دیتے ہوئے صدر مملکت نے کہا کہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ہم نے دیانتدارانہ جدوجہد کی ہے۔ لیکن پنڈت نہرو کی ہٹ دھرمی اور جارحیت آڑے آ رہی ہے۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ اگر شری راج گوپال اچاریہ اور مسٹر جے پرکاش نارائن بھارت میں مسند اقتدار پر ہوتے تو اس معاملہ میں صورت حال مختلف ہوتی۔

برقہ میں ایک اور زلزلہ

بن غازی۔ ۲ مارچ، گذشتہ رات لیبیا کے شہر برقہ میں ایک اور زلزلہ آیا جس کے باعث پہلے زلزلہ سے بچ رہنے والی اکثر عمارتیں منہدم ہو گئیں اور فوجی بیرکوں کو نقصان پہنچا۔ ابھی تک کسی شخص کے ہلاک ہونے کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ لیبیا کے وزیر اعظم نے گذشتہ ہفتہ کو اعلان کیا تھا کہ برقہ کو نئی جگہ پر از سر نو تعمیر کیا جائے گا۔ ایک ہفتہ قبل برقہ میں جو زلزلہ آیا تھا اس سے پانچ سو سے زائد افراد ہلاک ہوئے تھے۔ اس زلزلہ کے بعد سے برقہ میں کئی خفیف جھٹکے محسوس کئے گئے۔ برقہ بن غازی سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور اس کی آبادی ... نفوس پر مشتمل ہے۔ گذشتہ جنگ عظیم کے دوران میں برقہ میں کئی معرکے ہوئے تھے۔

صدر ایوب راولپنڈی واپس پہنچ گئے

راولپنڈی ۲ مارچ۔ صدر ایوب کاشمور کے مقام پر گدو بیراج کا افتتاح کرنے کے بعد آج سہ پہر واپس راولپنڈی پہنچ گئے۔ صدر ایوب خیرپور ڈویژن کے مختصر دورہ کے لئے ۲۷ فروری کو راولپنڈی سے جیکب آباد روانہ ہوئے تھے۔

بمبئی میں بھی غلاف کعبہ تیار ہو رہا ہے

بمبئی۔ ۲ مارچ۔ بتایا گیا ہے کہ غلاف کعبہ کا تقریباً ایک ہزار گز کپڑا بمبئی کی ایک مسلمان فرم تیار کر رہی ہے۔ جس میں سے نصف آئندہ اتوار کو بذریعہ طیارہ یہاں سے مکہ معظمہ بھیجا جائے گا۔ بمبئی کی یہ فرم غلاف کعبہ کے ان اجزاء کی تیاری کے لئے ایک لاکھ روپیہ وصول کرے گی اور اس سلسلے میں چار ماہ قبل سعودی عرب کی حکومت اور بمبئی کی اس فرم میں ایک معاہدہ ہوا تھا۔

پاک چین سرحدی معاہدہ بین الاقوامی مسائل کو پُرامن طریقے سے حل کرنے کی درخشاں مثال ہوگا

پیکنگ کے ہوائی اڈے پر وزیر خارجہ پاکستان ذوالفقار علی بھٹو کا شاندار استقبال

پیکنگ ۲ مارچ۔ پاکستان کے وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو بذریعہ طیارہ پیکنگ پہنچ گئے۔ جہاں آپ آج پاک چین سرحدی معاہدہ پر دستخط کریں گے۔ پیکنگ کے ہوائی اڈے پر جناب بھٹو کا بڑا شاندار خیر مقدم کیا گیا ہزاروں افراد ہوائی اڈہ پر جمع تھے اس موقعہ پر اخبار نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے جناب بھٹو نے کہا کہ پاک چین سرحدی معاہدہ اس حقیقت کا ایک کامیاب مظاہرہ ہے کہ پُرخلوص گفت و شنید کے ذریعہ بین الاقوامی مسائل کو پُرامن طریقہ سے حل کیا جا سکتا ہے۔ پیکنگ کے ہوائی اڈہ پر پاکستان کے وزیر خارجہ کا استقبال کرتے ہوئے چین کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ مارشل چن ای نے کہا کہ جناب بھٹو کے دورہ چین سے پاکستان اور چین کے درمیان دوستی اور تعاون کے رشتے مستحکم کرنے میں بڑی مدد ملے گی۔ جناب بھٹو کی پیکنگ آمد کے موقعہ پر چین کی کمیونسٹ پارٹی کے ترجمان اخبار پیپلز ڈیلی نے پاکستان کے وزیر خارجہ کا پُرجوش خیر مقدم کرتے ہوئے توقع ظاہر کی ہے کہ اس دورہ سے پاک چین دوستی اور مفاہمت بہت بڑھے گی۔ اور ایشیا میں قیام امن میں غیر معمولی مدد ملے گی۔ مارشل چن ای نے کہا کہ پاکستان اور چین دوست اور ہمسایہ ملک ہیں اور دونوں کی مشترکہ خواہش یہ ہے کہ اپنی قومی آزادی کا تحفظ کیا جائے۔ بیرونی جارحیت اور مداخلت کا مقابلہ کیا جائے۔ ایشیائی اور افریقی اقوام کو زیادہ سے زیادہ مستحکم بنایا جائے۔ اور پاک چین دوستی اور تعاون کو فروغ دیا جائے۔ آپ نے کہا کہ پچھلے چند سالوں میں پاکستان اور چین کے درمیان بنڈونگ کانفرنس کے طے شدہ دس اصولوں کی بنیاد پر باہمی تجارت اور اقتصادی تبادلہ معلومات اور دوستانہ تعلقات میں اضافہ ہوا ہے۔

مارشل چن ای کی استقبالیہ تقریر کا جواب دیتے ہوئے پاکستان کے وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو نے پاک چین سرحدی معاہدہ کو بین الاقوامی مسائل کے پُرامن تصفیہ کی ایک درخشاں مثال قرار دیا۔ آپ نے کہا کہ معاہدہ کے تحت دونوں ملکوں کی جو سرحد بندی ہوگی۔ وہ امن اور دوستی کی سرحد ہوگی اور اس دورے سے پاکستان اور چین میں باہمی امداد و تعاون و افہام و تفہیم کی ایسی فضا پیدا ہوگی۔ جو آئندہ دونوں ملکوں میں زیادہ سے زیادہ ممکن امور و مسائل پر تعاون کی راہ ہموار کرے گی۔

چین اور پاکستان کے سرحدی معاہدے کے باوجود بھارت کشمیر کے مذاکرات جاری رکھے گا پنڈت نہرو کا بیان

نئی دہلی یکم مارچ پنڈت نہرو نے کہا ہے کہ پاکستان اور چین کے درمیان سرحدی سمجھوتے کے باوجود بھارت کشمیر کے حل کے لئے دو طرفہ مذاکرات کو جاری رکھے گا پنڈت نہرو نے کہا، کہ پاکستان بھارت کی کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھا رہا ہے اور کشمیر کے بارے میں پُرامن بات چیت کی راہ میں روڑے اٹکا رہا ہے ہنومان گڑھ میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ ابھی تک ہماری سرحدیں محفوظ نہیں ہیں اور ہمیں باہر سے ہر وقت خطرہ لاحق ہے انہوں نے اپنی تقریر میں یہ نہیں بتایا کہ خطرہ چین سے ہے یا پاکستان سے مگر اتنا ضرور کہا کہ پاکستان ہماری مشکلات سے ناجائز فائدہ اٹھا رہا ہے۔ چین کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم اس سے ہر وقت جنگ کے لئے تیار ہیں اور اپنے وسائل اس انداز سے جمع کر رہے ہیں کہ چین سے جنگ کی صورت میں ہمیں پہلی سی پریشانی نہ اٹھانی پڑے۔

صدر محمد ایوب خان نے پاکستان کی صنعتی ترقی کیلئے سہ نکاتی پروگرام پیش کر دیا

ساڑھے سینتالیس کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر ہونیوالے گدو بیراج کی رسم افتتاح

کاشمور ۲ مارچ۔ صدر ایوب نے کل یہاں پاکستان کی صنعتی ترقی کے لئے ایک سہ نکاتی پروگرام قوم کے سامنے پیش کیا ہے۔ آپ کل صبح یہاں ساڑھے سینتالیس کروڑ روپے کے خرچ سے تعمیر ہونے والے گدو بیراج کا افتتاح کر رہے تھے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے صدر ایوب نے کہا کہ آئندہ پانچ سال کے دوران پاکستان کی صنعتی نشوونما اور ترقی کا انحصار تین باتوں پر ہے اول یہ کہ ملکی ارضیات کو زیادہ سے زیادہ مؤثر طریقے سے کام میں لایا جائے۔ دوسرے یہ کہ خام مال کی پیداوار بڑھا کر زرمبادلہ زیادہ سے زیادہ کمایا جائے اور تیسرے یہ کہ ضروری بنیادی مشینری ملک میں تیار کر کے ملک کے ترقیاتی منصوبوں میں زرمبادلہ کی کھپت کو زیادہ سے زیادہ گھٹایا جائے آپ نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ملک میں صنعت و حرفت کی ترقی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ملکی اقتصادیات کا ڈھانچہ اس نہج پر استوار کیا جائے کہ وہ صنعتی ترقی کے دوسرے تقاضوں کو بھی پورا کر سکے۔ آپ نے کہا کہ صنعتی ترقی کی رفتار قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ریل سڑکیں، برقی قوت کی فراہمی، تربیتی سہولتیں اور انتظامات اور افراد کار بھی اسی تناسب سے بڑھیں اور ترقی کریں۔

گدو بیراج جس کی لمبائی ۱۰۰ ... گز ہے۔ افتتاح کی اس تاریخی تقریب کے موقعہ پر دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ پورے بیراج کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور غباروں سے آراستہ کیا گیا تھا۔

درخواست دعا

میرے والد صاحب بعارضہ ٹائیفائیڈ تقریباً ۲۰ روز سے سخت بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (بشارت احمد ٹیچر ہائی سکول ربوہ)

دعائے مغفرت

میری بھاوج زاد بہن عزیزہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ کرنل عنایت اللہ صاحب (۲۳ ایبک روڈ لاہور) حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت بابو جمال الدین صاحب کلیم آف گوجرانوالہ کی نواسی اور محترم شیخ محمد شفیع صاحب مرحوم انسپکٹر پولیس کی صاحبزادی تھیں۔ مرحومہ نے ایک بچی اپنی یادگار چھوڑی ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام صحابہ کرام اور احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ مرحومہ کی بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں۔ (عفت جہاں بیگم اہلیہ شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے خالد منزل ربوہ)